حج

Outline.

1. حج کے لغوی معنی اور شریعت کی رو سے حج کا مطلب
2. حج کی فرضیت
3. حج کی اقسام
4. حج کی شرائط
5. حج کے فرائض
6. حج کے مراسم
7. حج کے فضائل
8. مناسک حج کی حکمتیں
9. حج کی شان جامعیت
10. حج کے روحانی، معاشرتی اور اخلاقی اثرات

① حج کے لغوی معنی اور شریعت کی رو سے حج کا مطلب :-

حج کے لغوی معنی زیارت کا ارادہ کرنے کے ہیں۔ شریعت کی رو سے اس عبادت کو حج اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ اس میں ایک مسلمان کعبہ کی زیارت کا ارادہ رکھتا ہے۔

② حج کی فرضیت :-

حج اسلام کا پانچواں رکن ہے۔ حج نو ہجری میں فرض ہوا۔ اسلام میں حج کرنا ہر بالغ اور صاحبِ استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض کیا گیا ہے۔ گویا کہ استطاعت ہونے کے باوجود حج نہ کرنا مسلمان ہونے کو جھٹلانا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

وللّٰه على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلاً ۚ ومن كفر فان اللّٰه غنی عن العالمين

ترجمہ :- لوگوں پر اللہ کا حق ہے کہ جو استطاعت رکھتا ہو اس کے گھر کا حج کرے اور جس نے کفر کی روش اختیار کی (اسے جان لینا چاہیئے کہ) اللہ سارے جہاں سے بے نیاز ہے۔

(آل عمران : ۹۷)

نبی ﷺ کا ارشاد ہے :-

جس شخص کو کسی بیماری یا واقعی ضرورت یا ظالم حکمران نے روک نہ رکھا ہو اور وہ اس کے باوجود حج نہ کرے تو چاہے وہ یہودی مرے چاہے نصرانی۔

③ حج کی اقسام :-

حج کی تین اقسام ہیں :-

(i) حج افراد (ii) حج قران
(iii) حج تمتع

(i) حج افراد :-

حج افراد میں عازم حج عمرہ نہیں کرتا بلکہ صرف حج کی نیت سے احرام باندھتا ہے۔ عازمِ حج کو حج کے اختتام تک احرام کی شرائط کی پابندی کرنی پڑتی ہے۔

(ii) حج قران :-

حج قران میں عازم حج ایک ساتھ عمرہ اور حج کی نیت سے احرام باندھتا ہے۔ مکہ مکرمہ پہنچ کر پہلے عمرہ ادا کرتا ہے جس میں طواف اور سعی کرنا شامل ہیں۔ اس کے بعد حج کرتا ہے اور پھر سر کے بال منڈوا دیتا ہے۔ اس دوران وہ عمرہ سے لے کر حج تک احرام کی حالت میں رہتا ہے۔ احرام کی تمام پابندیاں حج کرنے تک برقرار رہتی ہیں۔

(iii) حج تمتع :-

حج تمتع میں دو رکعت نفل پڑھ کر عمرہ کی نیت کی جاتی ہے۔ عمرہ کرنے کے بعد احرام کھول دیا جاتا ہے اور روزمرہ کے کپڑے پہن لیے جاتے ہیں۔ حج کے ایام سے پہلے یعنی ۸ ذی الحجہ کو حج کی نیت سے احرام باندھ

لیا جاتا ہے جس کی پابندیاں حج مکمل ہونے تک ہوتی ہیں۔

④ **حج کی شرائط:-**

حج کرنے والا مسلمان ہو، آزاد ہو، مکلف ہو، صحیح البدن ہو، بصیر ہو، اس کے پاس حج کے لیے جانے، وہاں قیام کرنے، واپس آنے اور حج کے لوازمات کے لیے ضروری خرچ موجود ہو۔ نیز اس کے پاس سواری ہو یا سواری کے لیے خرچ ہو اور راستہ محفوظ ہو۔
اگر حج کرنے والی عورت ہے تو ضروری ہے کہ اس کے ساتھ اس کا خاوند ہو یا عاقل و بالغ محرم ہو۔

⑤ **حج کے فرائض:-**

حج کے تین فرائض ہیں:-
(i) حج کی نیت سے احرام باندھنا۔
(ii) ۹ ذی الحجہ کو زوالِ آفتاب سے ۱۰ ذی الحجہ کی فجر تک کسی بھی وقت وقوفِ عرفات کرنا۔
(iii) ۱۰ ذی الحجہ سے اخیر دن تک کسی بھی وقت کعبہ کا طواف کرنا۔

⑥ **حج کے مراسم:-**

(i) جب کوئی مسلمان حج کے لیے نکلتا ہے تو مکہ سے پہلے حج کی نیت باندھتا ہے جسے "احرام" کہتے ہیں۔ احرام باندھنے کے لیے مسلمان غسل کرتا ہے اور روزمرہ کپڑوں کی جگہ ایک چادر اور تہبند باندھ لیتا

ہے۔

(ii) احرام باندھنے کے بعد بلند آواز میں یہ الفاظ دہرائے جاتے ہیں:-

لبیک اللھم لبیک، لاشریک لک
لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک
لاشریک لک

ترجمہ:- حاضر ہوں، اے میرے اللہ، میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں حاضر ہوں۔ بے شک تمام تعریفیں، نعمتیں اور بادشاہی تیرے لیے ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔

(iii) احرام باندھنے کے بعد مسلمان پر دنیا کی زیب و زینت حرام ہو جاتی ہے۔ اسی حالت میں مکہ پہنچنے کے بعد طوافِ کعبہ کیا جاتا ہے۔

(iv) ۸ ذی الحجہ کو لوگ منیٰ کے لیے روانہ ہوتے ہیں۔ وہاں سے میدانِ عرفات جاتے ہیں، وہاں سے مزدلفہ اور دوبارہ منیٰ کی طرف لوٹ آتے ہیں۔

(v) جمرات کو کنکریاں مارتے ہیں، قربانی کرتے ہیں، سر منڈواتے ہیں اور کعبہ کا بار بار طواف کرتے ہیں۔

⑥ **حج کے فضائل**:-

نبیﷺ نے بے شمار احادیث میں حج کی فضیلت کو بیان کیا ہے۔ جن میں سے چند درج ذیل ہیں:-

(i) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا:-

جس نے حج کیا اور جماع سے متعلق باتوں سے پرہیز کیا اور کوئی گناہ نہیں کیا، وہ گناہوں سے اس طرح لوٹے گا جس طرح اپنی ماں کے بطن سے پیدا ہوا ہو۔ (صحیح بخاری، مسلم)

(ii) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے نبیﷺ نے فرمایا:-

حج اور عمرہ کرو کیوں کہ یہ فقر اور گناہوں کو اس طرح

مٹاتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے، چاندی اور سونے کے زنگ کو مٹاتی ہے اور حج مبرور کی جزا صرف جنت ہے۔ (جامع ترمذی، ابن ماجہ)

(iii) حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:-
ہر کمزور آدمی کا جہاد حج ہے۔ (ابن ماجہ)

~~(iv) حضرت عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:-~~

(iv) حضرت عمرو بن العاصؓ روایت کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام ڈالا تو میں نبیﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! اپنا ہاتھ بڑھائیے تاکہ میں بیعت کروں۔" آپ ﷺ نے ہاتھ بڑھایا تو میں نے ہاتھ کھینچ لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا "اے عمروؓ کیا ہوا؟" میں نے عرض کیا" میں ایک شرط لگانا چاہتا ہوں۔" آپ ﷺ نے فرمایا "جو چاہو شرط لگاؤ"۔ میں نے عرض کیا "میری مغفرت کر دی جائے۔" آپ ﷺ نے فرمایا "اے عمرو! کیا تم نہیں جانتے کہ اسلام پہلے کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور ہجرت پہلے کے گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور حج پہلے کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ (مسلم)

(8) حج کی ~~حکمتیں~~ مناسک:-

(i) احرام کی حکمت:-

احرام کا لباس صرف ایک لباس ہی نہیں بلکہ ایک طرف فقیری کے احساس اور دوسری طرف قربانی کے جذبے کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جب دنیا کی مختلف قوموں اور مختلف ملکوں کے لوگ اپنے علاقائی لباس کی جگہ احرام باندھ کر بلند آواز سے لبیک کی صدا لگاتے ہیں تو اس سے اسلامی قومیت کا جذبہ ابھر کر سامنے آتا ہے

(ii) تلبیہ کی حکمت :-

جس وقت سارے لوگ لبیک کی صدا بلند کرتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جو حضرت ابراہیمؑ نے حج کی طرف بلانے کی اذان یا پکار دی تھی یہ آوازیں اس ہی کا جواب ہیں۔ نیز لبیک کا نعرہ اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کر دینے کی خواہش کا اظہار ہے۔

(iii) طواف کعبہ کی حکمت :-

جب حج کے دوران کوئی فرد کعبہ کے اردگرد چکر لگاتا ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بندہ اپنے رب کی بارگاہ میں آکر عاجزی اور فرمانبرداری سے اس کی محبت کے نشے میں ڈوب گیا ہے۔

جب تمام لوگ رنگ و نسل سے بالاتر ہو کر ایک ہی لباس پہنے کعبہ کا طواف کرتے ہیں تو یہ منظر ظاہر کرتا ہے کہ جس طرح اللہ ایک ہے اسی طرح اس کے ماننے والے تمام اختلافات ہونے کے باوجود ایک ہی ہیں۔

(iv) سعی کی حکمت :-

صفا و مروہ کے درمیان سعی اس عزم کا اظہار کرتی ہے کہ حضرت ہاجرہ، حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کا راستہ ہی ہمارا راستہ ہے اور ہم اس راستے پر چلنے میں ذرہ برابر بھی سستی نہیں دکھائیں گے۔

(v) وقوفِ عرفہ کی حکمت:۔

عرفہ کے میدان میں حاجی کو قیامت کا میدان اور اللہ کے سامنے حاضری کا دن یاد آتا ہے۔ وہ وقت یاد آتا ہے جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن پوچھے گا کہ آج کس کی حکومت ہے تو ساری مخلوق پکارے گی:۔

"للہ الواحد القہار"۔

(vi) رمی جمار کی حکمت:۔

جمرات کو کنکریاں مارنا شیطان سے بیزاری اور نفرت کا اظہار ہے اور یہ حضرت ابراہیمؑ کی سنت ہے۔
اس کے علاوہ کنکریاں مارنا اس وقت کو یاد دلاتا ہے جب اللہ تعالیٰ نے پتھروں کی بارش سے ابرہہ کے لشکر کو تباہ و برباد کر دیا تھا جب وہ کعبہ کو شہید کرنے کے لیے آگے بڑھ رہا تھا۔

(vii) قربانی کی حکمت:۔

قربانی سنتِ ابراہیمی اور حضرت اسماعیلؑ کا فدیہ ہے۔
اللہ کی راہ میں جانور قربان کرنا اپنے آپ کو قربان کرنے کا قائم مقام ہے۔
یہ اس بات کا خاموش اقرار ہے کہ ہماری جان ہر وقت اللہ کے راستے میں قربان ہونے کے لیے تیار ہے۔

⑨ حج کی شانِ جامعیت :-

مناسک حج پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ حج ایک عبادت ہے لیکن لیکن اس میں ہر عبادت اور عمل کی روح شامل ہے۔ اس لحاظ سے حج ایک جامع عبادت ہے :-

(i) نماز :-

حج نماز بھی ہے۔ نماز کی حقیقت ذکر یا یاددہانی کی ہے۔ اسی طرح حج میں بھی مسلسل زبان سے لبیک کا ذکر ہوتا ہے۔ اسی طرح مسلمان ان مقامات کی زیارت کرتا ہے جس سے بندگی کا جذبہ سامنے آتا ہے۔

(ii) زکوٰۃ :-

ایک لحاظ سے حج زکوٰۃ بھی ہے۔ زکوٰۃ کی حقیقت اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی ہے۔ اسی طرح حج میں بھی قربانی کا گوشت لوگوں کو کھلایا جاتا ہے۔ نیز حج بغیر مالی قربانی کے نہیں کیا جاسکتا۔

(iii) روزہ :-

حج روزہ بھی ہے۔ روزہ میں جنسی ملاپ دن میں ممنوع ہے تو حج میں دن اور رات دونوں اوقات میں ممنوع ہے۔ اگرچہ حج میں روزہ کی طرح کھانے پینے کی ممانعت نہیں ہے لیکن اس کے برعکس دنیاوی زیب وزینت کی پابندیاں روزے میں نہ کھانے پینے کے قائم مقام ہیں۔ اسی طرح روزہ میں نفسانی خواہشات کو قابو میں رکھنا ہوتا جو کہ حج میں بھی ایسے ہی ہوتا ہے۔

⑮ حج کے روحانی، معاشرتی اور اخلاقی اثرات:-

(1) حج کے روحانی اثرات:-

(i) محبت و اطاعت الٰہی کا فروغ:-

جب کوئی شخص خلوصِ نیت سے سفرِ حج کرتا ہے تو اس کے دل میں محبت اور اطاعتِ الٰہی کا جذبہ فروغ پاتا ہے۔ اس جذبے کی وجہ سے اس کا دل تمام غلاظتوں سے پاک ہو جاتا ہے اور وہ ہر وقت قربانی دینے کے لیے تیار رہتا ہے۔

(ii) اللہ کی عبادت کا حقیقی فہم:-

اللہ کی عبادت کی حقیقی روح سمجھنے کے لیے عبادت کے مفہوم اور مقصد سے آگاہ ہونا ضروری ہے۔ حج ایک جامع عبادت ہے جس میں بیک وقت روزہ، نماز اور زکوٰۃ کی کیفیات پائی جاتی ہیں اسی وجہ سے حج اللہ کی عبادت کا حقیقی فہم سمجھنے اور اس کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتا ہے اور انسان کو اپنے رب کی عبادت کا ڈھنگ آجاتا ہے۔

(iii) جذبہ ایثار کا فروغ:-

حج جذبہ ایثار پیدا کرنے اور اس کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ حج میں مسلمان رنگ، نسل اور زبان سے بالاتر ہو کر

ایک ہی لباس میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں جس کی وجہ سے لالچ، خودغرضی، حسد اور ذہنی پستی ختم ہو جاتی ہے اور یہی جذبہ ایثار کی حقیقت ہے۔

② حج کے معاشرتی اثرات :-

(i) اتحادِ عالم اسلامی :-

حج اتحادِ عالم اسلامی کا بہترین ذریعہ ہے۔ دنیا بھر سے جب لوگ ایک ہی لباس میں اور ایک ہی صدا لگاتے ہوئے مناسک حج ادا کرتے ہیں تو اس سے ایک قومیت کا جذبہ پروان چڑھتا ہے۔ اس سے دنیا بھر میں یہ احساس اجاگر ہوتا ہے کہ مسلمان ایک قوم کی مانند ہیں۔

(ii) ملتِ اسلامیہ کے مسائل کا حل :-

حج مسلمانانِ عالم کے مسائل حل کرنے کے لیے ایک بہترین موقع فراہم کرتا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ اس موقع کا بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے یہودیوں، نصرانیوں اور لادینوں کے چنگل سے نکل کر اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کی کوشش کریں۔ بقولِ اقبالؒ :-

اپنی ملت پر قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمی

(iii) اسلام کی تبلیغ :-

جب انسان رضائے الٰہی کے لیے حج کا سفر اختیار کرتا ہے تو اس پر احکامِ الٰہی غالب آجاتے ہیں۔ اس کے قول و فعل میں تضاد ختم ہو جاتا ہے اور وہ تمام نفسانی اور دنیاوی خواہشات سے پرہیز کرتا ہے۔ ایسی حالت میں فریضۂ تبلیغ مؤثر اور دیرپا ہو جاتا ہے۔

(iv) باہمی تعارف اور ہم آہنگی:-

مسلمان خواہ وہ دنیا کے کسی بھی کونے میں ہو ملتِ اسلامیہ کا ایک لازمی حصہ ہے۔ حج کے موقع پر جب مختلف قوموں کے لوگ اکٹھے ہوتے ہیں تو ایک دوسرے سے متعارف ہوتے ہیں اور باہمی یکجہتی کا جذبہ فروغ پاتا ہے۔

(v) باہمی تجارت کا فروغ:-

حج باہمی تجارت کے فروغ کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ حج کے موقع پر تجارت کی اجازت سے نہ صرف گداگری کا خاتمہ ہو گیا ہے بلکہ تجارت کو فروغ بھی حاصل ہوا ہے۔ اب مکہ مکرمہ بین الاقوامی تجارت کا مرکز بن چکا ہے۔

(vi) تاریخ اور جغرافیائی معلومات میں اضافہ:-

جب انسان حج کرتا ہے اور اس کے تمام مناسک پورے کرتا ہے تو اس کی تاریخی اور جغرافیائی معلومات انتہائی پختہ ہو جاتی ہیں۔

③ حج کے اخلاقی اثرات:-

(i) ذمہ داریوں کا احساس:-

حج سے انسان کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہوتا ہے۔ انسان اسی وقت حج کرنے نکلتا ہے جب وہ اپنے اہل و عیال کے لیے ضروری نان و نفقہ کا بندوبست کر دیتا ہے۔ اس لیے اس کو اہل و عیال کی ذمہ داریاں خودبخود محسوس ہو جاتی ہیں۔ معاملات میں قرض انسان کے سر کا بوجھ ہے اور حج وہی شخص کر سکتا ہے جو اس سے سبکدوش ہو جائے۔

(ii) حسد کا خاتمہ:-

روزمرہ زندگی میں انسان اپنے بہت سارے دشمن پیدا کر لیتا ہے لیکن جب حج پر جانے کا ارادہ کرتا ہے تو سب سے پہلے ہر قسم کے بغض و حسد سے اپنے دل کو صاف کر لیتا ہے۔ لوگوں سے قصور معاف کرواتا ہے اور روٹھوں کو مناتا ہے۔ قرض خواہوں کے قرض ادا کرتا ہے۔ اس وجہ سے حسد کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

(iii) سادگی کی تربیت:-

حج سے انسان میں سادگی کی صفت پیدا ہوتی ہے۔ انسان غرور و تکبر، حسد اور بغض سے محفوظ رہتا ہے۔ حج کے دوران میں احرام باندھنا، خوشبو سے پرہیز کرنا اور شکار سے باز رہنا جیسے امور انسان میں سادگی کو فروغ دیتے ہیں۔

(iv) مساوات کا فروغ:-

حج کے موقع پر دنیا کے کونے کونے سے آئے ہوئے مسلمان ایک ہی لباس میں، ایک ہی امام کی اقتدا میں اور ایک ہی مقصد کے تحت مساوات کا لازوال مظاہرہ پیش کرتے ہیں۔ یہ اسلام ہی کی خوبی ہے کہ مختلف رنگ، نسل، زبان اور علاقے کے لوگ اکٹھے ہوتے ہیں جس کی مثال پوری دنیا میں نہیں ملتی۔ بقول اقبال:-

ہ بندہ صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے
تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

(v) کسبِ حلال:-

کسبِ حلال سے مراد حلال رزق کمانا ہے۔ کسبِ حلال بہت سی اخلاقی خوبیوں کا سرچشمہ ہے۔ حج انسان کو حلال و حرام میں تمیز سکھاتا ہے کیونکہ حج کے مصارف میں انسان حلال مال خرچ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس سے انسان کی روحانی حالت پر بھی گہرا اثر پڑتا ہے۔

(vi) ضبطِ نفس کی تربیت:-

احرام باندھتے ہی مسلمان پر احرام کی پابندیاں لاگو ہو جاتی ہیں۔ اس پر کئی حلال اشیاء مقررہ مدت تک حرام ہو جاتی ہیں اختیار ہونے کے باوجود حکمِ الٰہی اور خوفِ خدا کی وجہ سے انسان ان تمام چیزوں سے پرہیز کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے انسان اپنی نفسانی خواہشات پر قابو پا لیتا ہے۔ حج ضبطِ نفس کا بہترین ذریعہ ہے۔